جائزہ

سورۃ المومنون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ
الَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ
لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾
الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن

- نام، سُوْرَةُالْمُؤْمِنُوْن (The Believers) - جو سورۃ کی پہلی آیت (قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ) سے ماخوذ
- سورت کا حجم : سورت کی آیات کی تعداد 118 ہے (قرأت کی کوفی روایت کے مطابق)اوراس میں 6رکوع ہیں
- زمانۂ نزول — سورت کے انداز بیان اور مضامین سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے نزول کا زمانہ مکہ کا دور متوسط ہے

یہ سورۃ مکہ کے قحط کے زمانے میں نازل ہوئی ہے اور معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قحط مکی زندگی کے دور متوسط میں برپا ہوا تھا۔ حضرت عروہ بن زبیر کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سورت کے نزول سے پہلے حضرت عمرؓ ایمان لا چکے تھے

حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ یہ سورۃ میرے سامنے نازل ہوئی ہے اور میں نے نبی کریم ﷺ پر وہ کیفیت طاری ہوتے دیکھی جو نزول وحی کے وقت آپ پر طاری ہوا کرتی تھی۔ یعنی سخت سردیوں میں آپ کی مبارک پیشانی سے پسینے کے قطرے ٹپکتے تھے اور سخت گرمی میں آپ کے دانت بجنے لگتے تھے اور آپ کے چہرے کی رنگت یوں ہو جاتی تھی جیسے کھجور کا خشک اور زرد پتا ہوتا ہے۔ آپ نزول وحی کی اس کیفیت سے جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ مجھ پر اس وقت دس ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ اگر کوئی ان کے معیار پر پورا اتر جائے تو یقیناً جنت میں جائے گا۔ پھر آپ نے اس سورۃ کی ابتدائی آیات پڑھ کر سنائیں ۔ (ترمذی، نسائی، حاکم)

- سورت کا ربط: اس سورت کا سابقہ سورت (الحج) سے گہرا ربط دکھائی دیتا ہے سورۃ حج کے اختتام پر مسلمانوں کو ان کا فریضہ منصبی یاد دلایا گیا ہے۔ یعنی اللہ کے رسول نے دین حق کی گواہی جس طرح تم پر دی ہے اسی طرح اب تمہارا فرض ہے کہ یہ گواہی تم خلق پر دو اور ساتھ ہی ساتھ اس منصب کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے جن باتوں کو اپنے اندر پیدا کرنا ضروری ہے مثلاً اہتمام نماز، ادائیگی زکوۃ اور توکل علی اللہ، ان کی ہدایت فرمائی ہے۔ ان تمام صفات کا ذکر اس سورت میں (تفصیل اگلی سلائیڈ پر)

سُوْرَۃُ الْحَجّ

سابقہ سورت (سورة الحج) سے ربط: سُوْرَۃُ الْحَجّ میں:

- ← امتِ مسلمہ کو ملتِ ابراہیم کی وارث قرار دیا گیا، شہادتِ علی الناس کا منصب دیا گیا
- ← مشرک قیادت پر فردِ جرم عائد کی گئی
- ← دفاعی جہاد کی پہلی اجازت دی گئی
- ← اسلامی اقتدار کے چار بنیادی فرائض (نماز، زکٰوۃ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر) واضح کیے
- ← اللہ نے تمہارا نام "مسلم" رکھا اور لوگوں پر شہادت کے فریضے کی ذمہ داری سونپی

- سُوْرَۃُ الْمُومِنُون میں، یہ سوال بدل جاتا ہے:
  - ← یہ "مسلم" کون ہیں جو واقعی فلاح پائیں گے؟
  - ← کون اس شہادتِ دین کے بوجھ کا اہل ہے؟
  - ← اس کردار کی پروفائل اور اہلیت (Qualification Criteria) بتائی گئی ہے یہاں - نماز میں خشوع، لغویات سے اعراض، زکٰوۃ کا اہتمام، پاکدامنی، امانت و عہد کی پاسداری، نمازوں کی حفاظت
  - ← سُوْرَۃُ النُّور میں اسلامی ریاست اور اس کے اداروں کی تنظیم کے لیے قانونی معاشرتی اور فوجداری قوانین کے نفاذ کی ہدایات

سورۃ الحج میں امتِ مسلمہ کو ملتِ ابراہیم کی نمائندہ بنا کر شہادتِ دین اور اقامتِ دین کا عظیم مشن سونپا گیا، اور فوراً بعد سورۃ المؤمنون میں یہ واضح کر دیا گیا کہ اس مشن کے اصل اہل وہی ہیں جو ایمان، عبادت، اخلاق اور اجتماعی ذمہ داریوں میں پورا اترتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْحَجّ

- سورة المؤمنون سے کتابی ربط (Logical Flow):

سورۃ الحج	سورۃ المؤمنون
امت کو مشن دیا گیا	مشن کے اہل افراد کی تعریف بتائی گئی
"تم مسلم ہو"	"کون مومن ہے؟"
اجتماعی ذمہ داریاں	انفرادی و اخلاقی تشکیل
جہاد، قیادت، اقتدار	کردار، ضبط، عبادت
شہادت علی الناس	فلاح کا معیار
امت کو شہادتِ دین کی ذمہ داری دی گئی	اس ذمہ داری کو نبھانے والے "مومن" کیسے بنتے ہیں

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن (مضامین)

- **سورت کا مرکزی مضمون:** یہ ہے کہ " رسول کی دعوت کے ذریعے انسانی افکار و کردار کی اصلاح کی جائے، تاکہ انسان توحید، ایمان اور عملِ صالح کی بنیاد پر حقیقی فلاح حاصل کرے اور آخرت کی جوابدہی کے لیے تیار ہو جائے "

- **سورت کے مضامین:**

1. **اہلِ ایمان کی صفات اور فلاح** : سورت کا آغاز مؤمنین کی سات صفات سے ہوتا ہے جو فلاح کا معیار ہیں۔ جس میں نماز میں خشوع، لغو سے پرہیز، زکوٰۃ، عفت، امانت، عہد کی پابندی اور نماز کی حفاظت جیسی صفات شامل ہیں۔ یہ صفات دراصل دعوتِ نبوی ﷺ کی سچائی کی عملی دلیل بھی ہیں۔ جن لوگوں نے دعوت قبول کی ان جیسی صفات سے متصف ہو گئے
2. **توحید و معاد پر انفسی و آفاقی دلائل** : انسان کی تخلیق کے مراحل (مٹی، نطفہ، علقہ، مضغہ، ہڈیاں، گوشت) اور کائنات کے نظام (آسمان، زمین، بارش، پہاڑ، نباتات) میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو توحید اور قیامت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ نظامِ کائنات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اس کائنات کا خالق اور منتظم ایک ہی رب ہے۔
3. **انبیاء کی دعوت اور تاریخ کا سبق** : پچھلے انبیاء علیہم السلام (حضرت نوح، موسیٰ، ہارون، عیسیٰ علیہم السلام) کا تذکرہ ہے کہ ان کی قوموں نے بھی انہی اعتراضات کے ساتھ تکذیب کی جو قریش کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا اور دوسری قومیں ان کی جگہ لے آئیں۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن (مضامین)

4. **ایک دین، ایک امت** : تمام انبیاء کا دین ایک تھا اور وہ ایک ہی دعوت لے کر آئے۔ لیکن بعد کی امتوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اگر حق کو لوگوں کی خواہشات کا تابع کر دیا جائے تو زمین و آسمان میں فساد برپا ہو جائے۔

5. **دنیوی خوشحالی اور آزمائش** : مال و دولت اور اولاد کی کثرت اللہ کے ہاں قرب کا ذریعہ نہیں، بلکہ آزمائش ہے۔ مشرکین مکہ اپنی تجارت، ثروت اور اقتدار کو حقانیت کی دلیل سمجھتے تھے، جبکہ مؤمنین کی غربت کو باطل ہونے کی علامت۔ اللہ نے اس غلط فہمی کی نفی فرمائی

6. **دعوت کے آداب اور حکمت** : نبی ﷺ کو ہدایت کی گئی کہ برائی کا جواب نیکی سے دیں اور شیطان کی اکساہٹ سے بچیں۔ نیز آپ کو تسلی دی گئی کہ آپ صراطِ مستقیم کے داعی ہیں اور اپنا کام جاری رکھیں، خواہ مخالفت کی کیا ہی شدت کیوں نہ ہو۔

7. **مخالفین کے شبہات اور ان کا ردّ** : مشرکین کے اعتراضات اور مطالبات کا جواب دیا گیا کہ حق باطل کی خواہشات کے مطابق تبدیل نہیں ہو سکتا اور وحی میں کسی قسم کی مصلحت آمیزی ممکن نہیں۔

8. **آخرت کی جواب دہی اور انجام کی تنبیہ** : انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بے مقصد پیدا کیا گیا ہے اور اسے لوٹایا نہیں جائے گا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسے اللہ کی طرف لوٹنا ہے اور اس کے ہر عمل کی بازپرس ہوگی۔ جو لوگ دنیا پرستی میں غرق ہیں، آخرت کی باتوں سے دلچسپی نہیں رکھتے، وہ قیامت کے دن پچھتائیں گے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن (منفرد خصوصیات)

- ★ انسانی کردار سازی کا عملی پروگرام : اس سورت کی ابتدائی 11 آیات انسان کی کردار سازی اور تربیت کا ایک جامع عملی پروگرام پیش کرتی ہیں ۔جو شخص ان پر حقیقی عمل کرلے، وہ جنت کا مستحق بن جاتا ہے۔
- ★ فلاح کا جامع تصور : سورت کے آغاز میں کامیاب مومنین کی صفات بیان کی گئی ہیں، یہاں فلاح/کامیابی کا ایک جامع تصور (profile of success) پیش کیا گیا ہے، جو نماز سے شروع ہو کر اخلاق، معاملات اور معاشرت تک پھیلا ہوا ہے ۔ جس سے معلوم ہوا ہے کہ کامیابی (فلاح) محض مادی ترقی نہیں بلکہ ایمان اور عملِ صالح کا مجموعہ ہے۔
- ★ ایمان ۔ اخلاق ۔ عبادت کا مربوط ماڈل: سورت میں انسانی کردار کی صفات (خشوع، پاکدامنی، امانت داری)اور ظاہری شعائر (نماز، زکوٰۃ) محض فرد تک محدود اعمال نہیں بلکہ انہیں ایک حقیقی کامیابی کے معیار کے طور پر عبادت کے ایک مربوط ماڈل کے طور پر پیش کیا گیا ہے یعنی ایمان صرف عقیدہ نہیں بلکہ مکمل شخصیت سازی کا نام ہے
- ★ انسان کی تخلیق کا مرحلہ وار بیان : نطفہ ← علقہ ← مضغہ ← ہڈیاں ← گوشت ← نئ تخلیق ۔ یہ نہ صرف نہایت بلیغ اور سائنسی طور پر قابلِ غور انداز میں انسان کی تخلیق کا بیان ہے بلکہ اس کے ذریعے انسان کو اپنی اصل، کمزوری اور خالق کی قدرت دونوں کا شعور دیا گیا ہے
- ★ رزقِ حلال اور عملِ صالح کا ربط : : آیت نمبر 51 میں انبیاء کو حکم دیا گیا: "پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو" یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حلال رزق کا انسان کے اعمال اور روحانیت پر گہرا اثر ہوتا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن (منفرد خصوصیات)

★ **مومن کا داخلی رویہ** (Inner Psychology) : مومن کے باطنی احساسات اور اس کے دل کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے:

(۱) خوفِ خدا کے ساتھ نیکی (Humility) -یعنی وہ وہ اللہ کے خوف کے ساتھ نیک اعمال کرتا ہے اور ان پر غرور نہیں کرتا۔

(2) اعمال کے باوجود جواب دہی کا احساس (Accountability) -اعمال کے باوجود اس کے دل میں جواب دہی کا احساس اور عاجزی رہتی ہے، کہ کہیں قبول نہ ہوں اسی سے اس کا ایمان اور اخلاص مضبوط ہوتا ہے۔

★ **مشرک قیادت کے اوصاف**: اس سورت میں مشرک قیادت کی 4 بیماریاں بتائی گئی ہیں۔ (۱) تکبر اور دنیا پرستی (۲) حق کا انکار باوجود علم کے (۳) عوام کو گمراہ کرنا (propaganda / influence) (۴) آخرت سے غفلت اور جواب دہی کا انکار

یہ لوگ خود بھی بھٹکے ہوئے ہیں اور دوسروں کو بھی بھٹکاتے ہی، یعنی misleading leadership

مشرک قیادت کی ان بیماریوں سے اہل ایمان (امت) کو فکری اور سماجی شعور دیا گیا، تاکہ وہ ہر دور کی گمراہ کن قیادت کو پہچان سکیں۔ تاکہ اہلِ ایمان اندھی پیروی نہ کریں بلکہ سوچ سمجھ کر رہنماؤں کو پرکھیں

جس کا اصل پیغام : یہ ہے کہ قیادت کا اصل معیار حق کی طرف دعوت (اور اس کا قیام)، تقویٰ اور آخرت کی جواب دہی ہے

★ **امتِ محمدیہ کے لیے تربیتی دستور**: مجموعی طور پر یہ سورت ایک تربیتی نصاب ہے جو فرد کی باطنی اصلاح، معاشرتی پاکیزگی، دعوتی جدوجہد اور آخرت کی فکر - سب کو مربوط کرکے ایک مثالی مومن اور مثالی امت کا خاکہ پیش کرتی ہے۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنُون

مكية — آيات 118

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿٢﴾

رسول کی دعوت کے ذریعے انسانی افکار و کردار کی اصلاح، تاکہ ایمان و عملِ صالح کے ذریعے انسان حقیقی فلاح تک پہنچ سکے

صفاتِ مومنین دلائلِ توحید

- آیات 1 تا 11: جنت کے وارث مومنین کی صفات
- آیات 12 تا 16: خلقتِ انسان - اللہ کی قدرت کی نشانیاں - بعث بعد الموت
- آیات 17 تا 22: اللہ کی قدرت کی حیرت انگیز تخلیق، اپنے بندوں پر اس کی کثیر نعمتیں

دعوتِ انبیاء علیہ السلام

- آیات 23 تا 30: قومِ نوح کا قصہ توحید - غایتِ انبیاء
- آیات 31 تا 44: ہود علیہ السلام کی بعثت — ہلاکت اقوام میں اللہ کی سنت
- آیات 45 تا 50: قصہ موسیٰ، ہارون اور عیسیٰ علیہم السلام
- آیات 51 تا 52: رسولوں کے لیے ہدایات - وحدت عقائد
- آیات 53 تا 56: رسولوں کے بعد امتوں کا اختلاف

توحید، تقویٰ اور انجامِ آخرت

- آیات 57 تا 61: اہلِ تقویٰ کی نمایاں صفات
- آیات 62 تا 77: کفار کی صفات، ان کے اعمال اور انجام
- آیات 78 تا 80: اللہ کی نعمتیں اور اس کی عبادت کی یاد دہانی
- آیات 81 تا 92: بعث بعد الموت کا انکار اور توحید کے دلائل

انذارِ آخرت اور دعوتِ توحید

- آیات 93 تا 98: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے الٰہی ہدایات
- آیات 99 تا 114: موت کے وقت گناہ گاروں کی ندامت اور قیامت کے مناظر
- آیات 115 تا 118: انسانی زندگی کا مقصد اور اللہ کی عظمت و توحید کا بیان

رکوع وار خلاصہ

رکوع 1 (آیات 1-21)

آیات 1-11 تعمیرِ سیرت کے لیے بنیادی صفات و لوازمات کا بیان

سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات تعمیرِ سیرت کے بنیادی لوازمات اور سورت کے فہم میں یہ حصہ نہایت اہم ہے۔ یہاں کامیاب اہلِ ایمان کی وہ صفات بیان کی گئی ہیں جو ایک مضبوط، پاکیزہ اور ذمہ دار شخصیت کی بنیاد بنتی ہیں: نماز میں خشوع، لغویات سے اجتناب، زکوٰۃ و تزکیہ، عفت و پاکدامنی، امانت و عہد کی پاسداری اور نمازوں کی حفاظت

حقیقی فلاح محض دعوۂ ایمان سے نہیں بلکہ کردار، عبادت، اخلاق اور اجتماعی ذمہ داری کے توازن سے حاصل ہوتی ہے۔ بعد کی آیات میں جن منکرین، مترفین اور غافل لوگوں کا ذکر آتا ہے، ان کے مقابلے میں یہی صفات اہلِ ایمان کی اصل پہچان بن کر سامنے آتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ابتدائی حصہ پوری سورت کا اخلاقی اور تربیتی مقدمہ ہے، جو انسان کو دنیا و آخرت کی کامیابی کا عملی معیار فراہم کرتا ہے۔

آیات 12 تا 21 میں انسان کی تخلیق کے حیرت انگیز مراحل بیان کیے گئے ہیں: مٹی کے خلاصے سے نطفہ، پھر علقہ، مضغہ، ہڈیاں، گوشت اور آخرکار ایک مکمل انسان کی صورت۔ یہ تدریجی تخلیق اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت اور شانِ ربوبیت کی روشن دلیل ہے کہ وہ انسان کو عدم سے وجود میں لاتا اور ہر مرحلے میں اس کی پرورش فرماتا ہے۔ پھر موت اور دوبارہ اٹھائے جانے کا ذکر کر کے بتایا گیا کہ تخلیق کا یہ نظام بے مقصد نہیں بلکہ آخرت کی طرف لے جانے والا ہے۔ یہ آیات انسان کو اپنی پیدائش، رزق اور زندگی کے اسباب پر غور کر کے شکر، بندگی اور آخرت کی تیاری کی دعوت دیتی ہیں

رکوع 2 (آیات 23-32)

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت اور قوم کا جواب

اس رکوع میں حضرت نوحؑ کی دعوت اور قوم کے انکار کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو توحید، اللہ کی بندگی اور تقویٰ کی دعوت دی، مگر قوم کے متکبر سرداروں نے حق کو قبول کرنے کے بجائے یہ اعتراض کیا کہ ایک انسان اللہ کا رسول کیسے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اپنی برتری، دولت اور اجتماعی اثر و رسوخ کے نشے میں حضرت نوحؑ کو مجنون قرار دیا اور عوام کو ان کی دعوت سے روکنے کی کوشش کی

طویل دعوت، صبر اور مسلسل سمجھانے کے باوجود جب قوم سرکشی پر قائم رہی تو حضرت نوحؑ نے اللہ سے مدد کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کشتی بنانے کا حکم دیا اور طوفان کی صورت میں عذاب آیا۔ حضرت نوحؑ اور اہلِ ایمان کشتی میں محفوظ رہے، جبکہ منکرین ہلاک کر دیے گئے۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ حق کی مخالفت میں تکبر، سرداری اور اکثریت کام نہیں آتے؛ نجات صرف ایمان، اطاعت اور اللہ کی مدد سے حاصل ہوتی ہے۔

رکوع 3 (آیات 33-50)

انکارِ حق کی دہرائی ہوئی تاریخ اور سرکش قوموں کا انجام

ان آیات میں میں بتایا گیا ہے کہ حق کے انکار کی تاریخ بار بار دہرائی جاتی ہے۔ ایک سرکش قوم کی طرف اللہ کا رسول آیا، اس نے انہیں توحید، اللہ کی بندگی اور آخرت کی جواب دہی کی دعوت دی، مگر قوم کے سرداروں نے حسبِ سابق رسول کی بشریت پر اعتراض کیا، اسے جھٹلایا اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کو بعید از عقلِ قرار دیا۔ دولت، اقتدار اور دنیاوی آسائش نے انہیں اس غلط فہمی میں مبتلا کر دیا کہ دنیا ہی سب کچھ ہے اور کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔ طویل کشمکش اور مسلسل انکار کے بعد رسول نے اللہ سے مدد طلب کی، تو اللہ نے انہیں زبردست عذاب کے ذریعے ہلاک کر دیا

مفسرین کے نزدیک یہ قوم ثمود کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد آنے والی قومیں بھی اسی روش پر چلتی رہیں: رسولوں کی تکذیب، آخرت کا انکار اور سرکشی۔ ہر قوم کو ایک مقررہ مہلت دی گئی، پھر جب وہ حد سے گزر گئی تو اللہ کی گرفت سے نہ بچ سکی۔ اس رکوع کا مرکزی سبق یہ ہے کہ قوموں کا عروج و زوال طاقت سے نہیں بلکہ ایمان، اخلاق اور اللہ کے قانونِ جزا و سزا سے وابستہ ہے۔

رکوع 4 (آیات 51-77)

وحدتِ دین، معیارِ ایمان اور منکرین کا انجام

ان آیات میں :
میں بتایا گیا ہے کہ تمام رسولوں کی دعوت ایک ہی تھی: پاکیزہ زندگی، نیک عمل، ایک رب کی بندگی اور تقویٰ
لیکن امتوں نے تعصب اور گروہ بندی کے باعث دین کو ٹکڑوں میں بانٹ دیا اور ہر گروہ اپنے فہم پر مطمئن ہو گیا
دنیا پرست لوگوں نے مال و اولاد کو اللہ کی رضا سمجھا، حالانکہ یہ آزمائش اور کبھی استدراج ہوتا ہے

اس کے مقابلے میں حقیقی مومن اللہ کی خشیت، آیات پر ایمان، شرک سے اجتناب، اخلاص اور جواب دہی کے خوف سے پہچانے جاتے ہیں

اللہ کے ہاں ہر عمل محفوظ ہے اور کسی پر ظلم نہیں ہو گا، مگر غافل لوگ حق کو تکبر، مذاق اور ضد سے رد کرتے ہیں
آخر کار جب عذاب آتا ہے تو ان کی فریاد بے سود ہو جاتی ہے، کیونکہ اصل مسئلہ دلیل کی کمی نہیں بلکہ حق سے نفرت، خواہشات کی پیروی اور سرکشی ہے۔

رکوع 5 (آیات 78-92)

حق کے دلائل، انسان کی ناشکری اور انکارِ آخرت

ان آیات میں اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی نعمتوں —— سماعت، بصارت، دل، زندگی، موت، دن رات، زمین و آسمان اور نظامِ کائنات —— پر غور کی دعوت دیتا ہے۔ یہ سب نشانیاں اس بات کی دلیل ہیں کہ جس رب نے انسان کو پہلی بار پیدا کیا، وہ دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے لیکن انسان ناشکری، غفلت، خواہشاتِ نفس اور اندھی تقلید کے باعث آخرت اور جواب دہی کا انکار کرتا ہے

قرآن سوالات کے ذریعے انہیں خود اس حقیقت کے اعتراف پر مجبور کرتا ہے کہ زمین، آسمان، عرش اور کائنات کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ اس کے باوجود ان کا انکار علمی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ حق سے گریز، انا، مفادات اور ایک ضدی ذہنی رویے کا نتیجہ ہے

یہ رکوع انسان کو اپنی صلاحیتوں کے درست استعمال، شکر، توحید، آخرت کے یقین اور حق کے سامنے جھکنے کی دعوت دیتا ہے۔

رکوع 6 (آیات 93-118)

دعوت، آخرت اور جواب دہی : سورۃ المؤمنون کا اختتامی پیغام

ان آیات میں ہلِ ایمان کو دعا، صبر اور دعوتِ حق میں اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔

برائی کا جواب بھلائی سے دینے اور شیطانی وسوسوں سے اللہ کی پناہ مانگنے کی ہدایت کی گئی۔ پھر موت کے وقت کی ندامت، دنیا میں واپسی کی بے سود خواہش اور برزخ کی حقیقت بیان ہوئی۔ قیامت کے دن نسب، خاندان اور دنیاوی سہارے بے کار ہوں گے، اور فیصلہ ایمان و عمل کے میزان پر ہوگا۔

جنہوں نے قرآن کی آیات سن کر انہیں جھٹلایا ہوگا، ان سے سخت سوال ہوگا کہ حق واضح ہونے کے باوجود تم نے اسے کیوں رد کیا؟

آخر میں واضح کیا گیا کہ زندگی بے مقصد کھیل نہیں بلکہ امتحان اور جواب دہی کا سفر ہے

اللہ ہی حقیقی بادشاہ ہے، اور کامیابی اسی کے حضور ایمان، اخلاص، توبہ اور رحمت کی طلب کے ساتھ حاضر ہونے میں ہے۔

مطالعہ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن

- 118 آیات - 6 رکوع - 9 قرآن کلاسز
- **اضافی مواد اور ضمیمے (12)**: جنت الفردوس، سورۃ المؤمنون آیات - عملی پلان، نماز میں خلافِ خشوع اعمال، پیدا کرنے کے لیے قرآنِ کریم میں استعمال ہونے والے مترادف الفاظ، قرآن میں تخلیقِ انسان : مٹی کی اقسام اور تدریجی مراحل، قصہ نوح علیہ السلام (تفصیلی)، قصہ نوح علیہ السلام کے 40 اسباق و رموز، ڈرنے کے مفہوم میں قرآنِ کریم میں استعمال ہونے والے (12) الفاظ، لوگ حق کو کیوں نہیں مانتے؟ (قرآن کی روشنی میں اس کے اسباب کا تفصیلی جائزہ)، انکارِ حق : ہماری روزمرہ زندگی کا ایک پوشیدہ رویہ، بدی کے مقابلے میں احسان - قرآنی طرزِ عمل، مغفرت اور رحمت طلب کرنے کی دعائیں، قرآن کا تصورِ فلاح اور ہمارا تصورِ کامیابی (تفصیلی ضمیمہ)
- **کل فعل** (Verbs) ~ 252

I	II	III	IV	V	VI	VII	VIII	IX	X
ثلاثی مجرد	تفعیل	مفاعلہ	افعال	تفعّل	تفاعل	انفعال	افتعال	افعلال	استفعال
~ 171	10	3	45	6	1	0	10	0	3

مطالعہ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن – اضافی مواد اور ضمیمے

1. جنت الفردوس

ذیلی مباحث/عنوان: جنت الفردوس کی خصوصیات (قرآن اور احادیث) ،فردوس کے وارث کون؟(سورۃ المومنون پارٹ 1)

2. سورۃ المؤمنون (آیات 1–11) - عملی پلان (Actionable Framework)

ذیلی مباحث/عنوان: نماز میں خشوع، لغویات سے اجتناب، زکوۃ وانفاق، عفت و پاکدامنی (نظر کی حفاظت)، امانت وعہد کی پاسداری، نمازوں کی حفاظت، اپنا روزانہ محاسبہ - (سورۃ المومنون پارٹ 1)

3. قرآن میں تخلیقِ انسان: مٹی کی اقسام اور تدریجی مراحل

ذیلی مباحث/عنوان: تُرَاب (Dry Soil/Inorganic matter)، مَاء (Water)، طِیْن (Clay)، طِیْن لَازِب (Sticky / Adsorbable Clay)، حَمَإٍ مَّسْنُون (Altered/Aged Mud)، صَلْصَال (Dried Clay)، سُلَالَة (Extract Of Purified Clay)
(سورۃ المومنون پارٹ 2)

9. لوگ حق کو مانتے کیوں نہیں؟ (سورۃ المومنون پارٹ 6)

ذیلی مباحث/عنوان: انکار کی اصل وجوہات، انسان کی اصل بیماری، اللہ کی نشانیاں اور آخرت کی حقیقت، حق کو ماننے میں فکری و ذہنی رکاوٹیں، نفسیاتی رکاوٹیں، اخلاقی و عملی رکاوٹیں، سماجی و ثقافتی رکاوٹیں، مفاداتی رکاوٹیں، تعصّبات، فکری بہانے، روحانی کمزوری

9. انکارِ حق: ہماری روزمرہ زندگی کا ایک پوشیدہ رویہ — کیسے؟ (سورۃ المومنون پارٹ 6)

قصہ نوح علیہ السلام ؟ (سورۃ المومنون پارٹ 3)

ذیلی مباحث/عنوان: قصہ نوح علیہ السلام (قرآنِ کریم میں — تمام مقامات کا جائزہ)، نوح علیہ السلام کی قوم کا علاقہ (نقشہ جات)، قوم نوحؑ کی خرابی، نوح علیہ السلام کی عالمگیریت، قصہ نوح علیہ السلام کی دعوتِ اللہ، طوفان نوح کا زمانہ، کیا طوفانِ نوح مقامی تھا یا پورے کرۂ ارضی پر؟، طوفانِ نوح کے بعد پھیلنے والی نسلِ انسانی کیا صرف نوحؑ کی ذریت ہے؟ قرآن اور تورات میں قصہ نوح علیہ السلام کا تقابل، نوح علیہ السلام اور قصہ نوحؑ سے متعلق وہ تفسیری روایات جو یقینی نہیں ہیں، نوح علیہ السلام اور قصہ نوحؑ سے متعلق قابلِ قبول روایات، قصۂ نوح علیہ السلام کا تمدنی پہلو، قصہ نوح علیہ السلام کے (40) اسباق ور موز

9. بدی کے مقابلے میں احسان - قرآنی طرزِ عمل (سورۃ المومنون پارٹ 7)

ذیلی مباحث/عنوان: بدی کے مقابلے میں احسان - قرآنی طرزِ عمل (کا مضمون قرآن میں) ـاس کی اہمیت، سیرتِ نبوی ﷺ - اس اصول کی بہترین عملی تفسیر، ایک غلط فہمی کا ازالہ (یہ اصول ظلم برداشت کرنے کا نام نہیں)، آج کی زندگی میں اطلاق، "ادفع بالتی ھی احسن" کا عظیم اصول، نبی کریم ﷺ کی زندگی سے چند نمونے، عملی زندگی میں "ادفع بالتی ھی احسن" کی مثالیں

9. مغفرت اور رحمت طلب کرنے کی دعائیں: 16 قرآنی دعائیں اور 13 مسنون دعائیں (احادیثِ مبارکہ سے)
(سورۃ المومنون پارٹ 8)

10. قرآن کا تصورِ فلاح اور ہمارا تصورِ کامیابی- (سورۃ المومنون پارٹ 8)

ذیلی مباحث/عنوان: انسانی فکر اور کامیابی کا تصور، فلاح کا قرآنی تصور، فلاح کے قرآنی اجزاء، خسران اور ناکامی کا قرآنی تصور، قرآن کے عمومی تصورِ فلاح کے بنیادی عناصر، آج کے دور میں کامیابی کا تصور، ہمارے تصورِ کامیابی کا تضاد (وقت کا تضاد، ترجیحات کا تضاد، عزت کا تضاد، خوف اور امید کا تضاد)، ہمارے اوپر کیا لازم آتا ہے؟ قرآن کے تصورِ کامیابی کو اپنی زندگی کا حصہ کیسے بنائیں؟ قرآن کا تصورِ کامیابی

9. پیدا کرنے کے لیے قرآنِ کریم میں استعمال ہونے والے مترادف الفاظ (اور ان کا باریک فرق): بَرَأَ ، خَلَقَ ، بَدَعَ ، فَطَرَ ، اَنْشَا ، ذَرَا ، صَوَّر (سورۃ المومنون پارٹ 2)

10. ڈرنے کے مفہوم میں قرآنِ کریم میں استعمال ہونے والے (12) الفاظ (اور ان کے درمیان باریک فرق): خَافَ ، خَشْیَ ، خَشَعَ ، اِتَّقٰی ، حَذَرَ ، رَاعَ ، اَوْجَسَ ، وَجَفَ ، وَجِلَ ، رَهَبَ ، رَعَبَ ، اَشْفَقَ (سورۃ المومنون پارٹ 5)

مطالعہ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن

- توحیدِ خالقیت کے دلائل : یہ حقیقت کہ کائنات اور اس کی ہر چیز کا حقیقی خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے،اس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں (آیات 12،14،17 میں)
- توحیدِ کے عقلی و نقلی دلائل : (آیات 32،73،91،117میں)
- آخر اور انکارِ آخرت کے سلسلے میں قریش کے رویے : (آیات 16،33،37، 74،82،100 میں)
- مشرک قیادت کے برے اوصاف : (آیات 33،46،64،67 میں)
- قانونِ استبدالِ اقوام (Law of Replacement of Nations) : اللہ تعالیٰ کے 2 قانون — پہلا یہ کہ وہ مجرم قوموں کو وقفے وقفے سے ہلاک کر دیتا ہے (Law of Annihilation of Nations)

دوسرا یہ کہ ایک مجرم قوم کو ہلاک کرنے کے بعد دوسری قوم کو اٹھاتا ہے (Law of Replacement of Nations)

اس سورت میں دوسرے قانون کو آیت 31 (ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ) اور آیت 42 (ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ) میں بیان کیا گیا ہے

قانونِ ہلاکتِ اقوام (Law of Annihilation of Nations) اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں اقوام کی ہلاکت کا قانون بھی بیان کیا ہے۔آیت 44 (ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَىٰ ۖ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ)، آیت 48 (فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ)، آیت 64 (حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ)،اور آیت 76 میں۔

سورۃ المومنون

سورۃ المؤمنون کی پہلی 11 آیات مومن کی کامیاب زندگی کا مکمل نقشہ پیش کرتی ہیں: خشوعِ نماز، لغویات سے اجتناب، تزکیہ، عفت، امانت، عہد اور نمازوں کی حفاظت

حدیثِ مبارکہ میں ان آیات کی خصوصی اہمیت کے پیشِ نظر ہیں چاہیے کہ انہیں صرف پڑھیں نہیں بلکہ **حفظ کر کے اپنی سیرت کی تعمیر کا معیار** بنائیں۔

اَللّٰهُمَّ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُفْلِحِينَ، الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ، وَعَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ، وَلِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ، وَلِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ، وَلِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ، وَعَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ۔

اے اللہ! ہمیں ان کامیاب مؤمنوں میں شامل فرما جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں، لغو اور بے فائدہ باتوں سے اعراض کرتے ہیں، زکوۃ اور پاکیزگی کا اہتمام کرتے ہیں، اپنی پاک دامنی کی حفاظت کرتے ہیں، اپنی امانتوں اور عہد کی رعایت کرتے ہیں، اور اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ فَهِمُوا حَقِيقَةَ الْفَلَاحِ ، فَجَعَلُوا رِضَاكَ غَايَتَهُمْ، وَالْآخِرَةَ هَمَّهُمْ، وَالْقُرْآنَ دَلِيلَهُمْ، وَطَاعَتَكَ سَبِيلَهُمْ۔

اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں بنا جنہوں نے فلاح کی حقیقت کو سمجھا، تیری رضا کو اپنی منزل بنایا، آخرت کو اپنی اصل فکر بنایا، قرآن کو اپنا رہنما بنایا، اور تیری اطاعت کو اپنا راستہ بنایا۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا، وَاجْعَلْهَا فِي أَيْدِينَا وَلَا تَجْعَلْهَا فِي قُلُوبِنَا۔

اے اللہ! دنیا کو ہماری سب سے بڑی فکر، ہمارے علم کی آخری حد، اور ہماری خواہش کی آخری منزل نہ بنا۔ دنیا کو ہمارے ہاتھوں میں رکھ، ہمارے دلوں میں نہ بسا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ وَرَثَةِ الْفِرْدَوْسِ، الَّذِينَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ، وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ: رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔

اے اللہ! ہمیں فردوس کے وارثوں میں شامل فرما، جو اس میں ہمیشہ رہیں گے، اور ہمیں اپنے ان بندوں میں شامل فرما جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا، وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا، وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْنَا بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ - آمِينَ

اَللّٰهُمَّ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لَنَا اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً ، اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنَا مِنْهُ مَا
نَسِيْنَا وَعَلِّمْنَا مِنْهُ مَا جَهِلْنَا ، وَارْزُقْنَا تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ ، وَاجْعَلْهُ لَنَا حُجَّةً يَّا
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اٰمِيْن

اے اللہ ہم پر قران کریم (کے توسط) سے رحم فرما اور اسے ہمارے لیئے امام اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا
دے اے اللہ اس میں سے جو ہم بھول گئے ہیں وہ ہمیں یاد کرا دے اور جو نہیں جانتے وہ ہمیں سکھلا دے اور ہمیں
توفیق دے کہ دن اور رات کے اوقات میں اسکی تلاوت کریں اور اس (قرآن) کو ہمارے حق میں حجت بنا دے،
اے جہانوں کے رب - آمین

سوال

تبصره

m.eqbal@gmail.com

+974 333 66 830